KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کلینک بھی ہے۔ جس میں فواد شام کو دو گھنٹے کیلئے وہاں ڈیوٹی دیتا ہے۔ میں بھی اکثر کلینک جاتا ہوں۔
کلینک سے فارغ ہونے کے بعد ہم سیر کیلئے نکلتے ہیں۔اور بہت دیر گے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

والد نے فواد کیلئے موٹر سائیکل بھی خریدی ہے۔ کبھی کبھی ہم دونوں موٹر سائیکل پر شہر جاتے ہیں۔فواد میں یہی ایک خرابی ہے۔ کہ وہ موٹر سائیکل بہت تیز چلاتا ہے۔ میں نے اسے کئی بار منع کیا ہے۔ لیکن وہ باز نہیں آتا۔ وہ اکثر کہتا ہے۔ کہ جب میں موٹر سائیکل پر بیٹھتا ہوں۔ تو اُڑانے کو جی چاہتا۔ اُن کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھنے سے پہلے میں اپنے گناہوں کی معافی ضرور مانگتا ہوں۔

گاؤں کے سب لوگ فواد کو پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔ لڑنے جھگڑنے سے اسے نفرت ہے۔ فضول کاموں سے دور رہتا ہے۔ مفید اور تعمیری کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ اُس کی ان عادتوں سے مجھے بھی بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اگر وہ میرا جگری دوست نہ ہوتا۔ تو میں اب تک تعلیم چھوڑ چکا ہوتا۔ یہ فواد کی مہربانی ہے۔ کہ میں نے اب تک تعلیم جاری رکھی ہوئی ہے۔

فواد پینٹنگ بہت اچھی کرتا ہے۔ اس نے اپنے لئے ایک کینوس خرید رکھا ہے۔ اور فارغ وقت میں تصویریں بناتا ہے۔ اس کی بنائی ہوئی تصویریں اگرچہ معیاری نہیں۔ لیکن اگر اس نے مشق جاری رکھا۔ تو ایک بہترین مصور بن سکتا ہے۔

☆.....☆.....☆

## سبق "پھر وطنیت کی طرف"

(مولانا صلاح الدین احمد)

**مشکل الفاظ اور معانی:**

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| اسلامیانِ ہند | ہندوستان کے مسلمان | سرشار | مست | وحدت ملت | قومی یکجہتی |

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| یکسر | فوراً | معمہ | مسئلہ | نصب العین | مقصد |
| فروغ | ترقی | آفرینش | پیدائش | استخفاف | پوشیدگی |
| الہام | غیبی آواز | انقطاع | علاقے | شرمندہ تعبیر ہونا | پورا ہونا |
| انحراف | روگردانی | سفینے | کشتیاں | بحرِ امکان | دنیا |
| ناپیدا کناریاں | وسعتیں | رفعتیں | بلندیاں | متصرف | قابض |
| آفاق گیر | عالم گیر | رجعت | واپسی | بحرِ بے پایاں | گہرا سمندر |
| بے کراں | وسیع و عریض | بٹ کر | تقسیم ہو کر | والہانہ | شدید |
| مرغزار | سبزہ زار | فوزِ عظیم | عظیم کامیابی | اعمالِ حسنہ | نیک اعمال |
| اعلائے کلمۃ اللہ | حق بات کا اعلان | خام بدہن | منہ میں خاک | ہم آہنگ | ہم آواز |
| تقدس | پاکیزگی | مجال | طاقت | یارا | قوت |
| سربکف | مرنے کیلئے تیار | | | | |

## اہم عبارات کی تشریح

**عبارت نمبر1:**

زمین آخر زمین ہے اور ہمارے تخیل کی ہزار پروازیں ہماری آرزوؤں کی ہزار رفعتیں بھی اسے آسمان نہیں بنا سکتیں۔۔۔۔۔۔۔۔تو اپنی جانیں، اپنا مال اور اپنی اولاد قربان کر دیں۔

**حوالہ متن:**

یہ عبارت "مولانا صلاح الدین احمد" کے مضمون "پھر وطنیت کی طرف" سے لی گئی ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM



**سیاق و سباق:**

ہندوستان میں جذبہ ملت کا فروغ اور اس کے نتیجے میں ایک قومی وطن کا قیام ایک معمے کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ علامہ اقبال جو وطن اور وطنیت کے سخت مخالف تھے۔ اس نے بھی مجبور ہو کر شمال مغربی ہندوستان میں اسلامیان ہند کیلئے ایک آزاد اور خودمختار وطن کا مطالبہ کیا۔ اور جذبات پر افکار کو ترجیح دی۔ اور اپنے تاریخی خطبے میں ایک قومی وطن کی تشکیل اور تاسیس کی دعوت دی۔ علامہ نے زمینی حقائق کو تسلیم کیا۔ اور اسے ہندوستان کے ایک کونے میں اور ایک محدود خطے میں مسلمانوں کا مفاد نظر آیا۔

**عبارت کی تشریح:** زمین اور آسمان میں بہت فرق ہے۔ زمین اور آسمان ایک نہیں ہو سکتے۔ ہماری سوچ اور ہماری خواہش خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہوں وہ زمین کو آسمان نہیں بنا سکتیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ ہمیں بحیثیت قوم زندہ رہنے کیلئے آسمان کی نہیں زمین کی ضرورت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ہماری ضروریات اور لوازمات کا خاطر خواہ بندوبست کیا ہے۔ اسی زمین ہی پر ہم آسمان کی بادشاہت قائم کر سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر اللہ کا نظام نافذ کر سکتے ہیں۔ جب اللہ کے فرمانبردار بندے زمین پر متصرف ہو کر اسے اپنا وطن بنائیں۔ تو پھر اس کی حفاظت اُن کا فرض اور ذمہ داری ہوگی۔ اور اگر ضرورت پڑے تو اپنی اولاد اور تن من دھن اس وطن کی خاطر نثار کر دیں۔

**عبارت نمبر2:**

اقبال نے جب ہمیں پاکستان کا تصور دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس میں سما کر یا سمٹ کر، پھیل کر یا بٹا کر اسے ایک آزاد اسلامی زندگی بسر کرنی تھی۔

**حوالہ متن:**

یہ اقتباس "مولانا صلاح الدین احمد" کے مضمون "پھر وطنیت کی طرف" سے لیا گیا ہے۔

**سیاق و سباق:**

علامہ اقبال نے بالآخر جذبات پر افکار کو ترجیح دی۔ اور وہ اس نتیجے پر پہنچے۔ کہ اسلامیان ہند کیلئے ہندوستان میں ایک آزاد اور خودمختار وطن کا قیام ضروری ہے۔ اس نے اپنے تاریخی خطبے میں

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM



مسلمانانِ ہند کیلئے ہندوستان کے شمال مغربی کونے میں ایک الگ وطن کا مطالبہ کیا۔ اس نے زمینی حقائق کو تسلیم کیا۔ اور حقیقت بھی یہی تھی۔ کیونکہ زمین آخر زمین ہے۔ ہماری خواہش اسے آسمان نہیں بنا سکتیں۔ ہم اپنی خودمختاری اور نظریے کی حفاظت زمین کے ایک مخصوص ٹکڑے کے اندر رہ کر کر سکتے ہیں۔ تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کی بادشاہت قائم ہو۔

**عبارت کی تشریح:** جب اقبال نے اپنے خیالات اور تصورات سے انحراف کرتے ہوئے اسلامیانِ ہند کیلئے ایک آزاد اور خودمختار وطن کا تصور پیش کیا۔ تو یہ ایک حیرانگی کی بات تھی۔ کیونکہ یہ اس کے نظریات کے بالکل برعکس تھا۔ اور اس کے آفاق گیر اور عالمگیر تصور ملت سے کوئی نسبت نہیں رکھتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس نے اپنے خیالات سے رجوع کیا تھا۔ لیکن اس کی یہ رجعت حقیقت پر مبنی تھی۔ کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے کسی ایسے خطۂ زمین کی ضرورت تھی۔ جہاں وہ آزادی کے ساتھ سانس لے سکیں۔ اپنی حفاظت کر سکیں۔ اور اپنے دین اور نظریات کو قائم رکھ سکیں۔ اس مقصد کیلئے اُنہیں کسی وسیع سمندر اور آسمان کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔ بلکہ زمین کا ایک ایسا ٹکڑا چاہیے تھا۔ جس میں پھیل کر اور تقسیم ہو کر آزادی کے ساتھ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

## مشقی سوالات کے جوابات

### سوال 1: درج ذیل کے مختصر جواب دیں؟

(الف) پاکستان کے قیام سے پہلے اسلامیانِ ہند کے دل کس جذبے سے سرشار تھے؟

(ب) ہمارا قومی نصیب العین کیا ہے؟

(ج) قومی نصب العین کے حصول کا سیدھا راستہ کونسا ہے؟

(د) ہمیں پاکستان کا تصور کس نے دیا؟

(ہ) اقبال نے مسلمانانِ ہند کی عملی سیا[illegible] اپنی توجہ کیوں مبذول کی۔

(و) اقبال کا تصورِ پاکستان اس کے آفاق گیر تصورِ ملت سے کیوں نسبت نہیں رکھتا تھا۔

(ز) جب ہم نے آزاد وطن پاکستان حاصل کر لیا۔ تو بقول مصنف اب منطقی طور پر ہمارے لئے کیا

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM



لازم ہے؟

(ح) ٹیپو سلطان، سلطان عبدالحمید ثانی، جمال الدین افغانی، اور علامہ اقبال کس مشترک تصور کے مبلغ تھے؟

**جواب:**

(الف) پاکستان کے قیام سے پہلے مسلمانانِ ہند کے دل وحدت ملت کے جذبے سے سرشار تھے۔ اس جذبے نے ان کے دلوں سے وطنیت کا تصور یکسر مٹا دیا تھا۔

(ب) ہمارا قومی نصب العین وطن پروری اور وطن دوستی ہے۔

(ج) قومی نصب العین کے حصول کا سیدھا راستہ یہ ہے۔ کہ ہم سب اس ملک کے وفادار رہیں۔ اس کی سلامتی کیلئے کوششیں کریں۔ اکثریت اور اقلیت ہاتھوں میں ہاتھ دے کر آگے بڑھیں۔ نیز وطن دوستی ہمارے ملی روابط پر غالب نہ آئے۔

(د) پاکستان کا تصور شاعر مشرق، مصور پاکستان علامہ محمد اقبال نے دیا تھا۔

(ہ) علامہ اقبال نے مسلمانانِ ہند کی عملی سیاست کی طرف اس لئے توجہ دی۔ کہ اُنہیں اس بات کا ادراک تھا۔ کہ انگریز کے رخصت ہونے کے بعد مسلمانان ہند ہندوؤں کے غلام بن جائیں گے۔ اور ہندو اپنی اکثریت کی طاقت سے حکمران بن جائیں گے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ مسلمانان ہند کیلئے ایک آزاد اور خودمختار ملک کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔

(و) اقبال عالمگیر تصور ملت کے حامی تھے۔ اُن کے اس تصور کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

بتانِ رنگ وخوں کو چھوڑ کر ملت میں گم ہوجا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحلے لیکر تا بخاک کاشغر

جب ہم اقبال کی شاعری میں اس کے عالمگیر تصور ملت پر غور کرتے ہیں۔ تو برصغیر میں ایک الگ ملک پاکستان کا مطالبہ اس کے تصور ملت سے کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ بلکہ ایسا لگتا ہے۔ کہ اقبال نے مجبوراً اس تصور سے رجوع کیا ہے۔

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM



(ز) جب ہم نے ایک آزاد وطن پاکستان حاصل کرلیا۔ تو اب ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہم اپنے مفاد اور اپنے مقاصد پر ملی مفاد اور ملی مقاصد کو ترجیح دیں۔ اس کے تحفظ اور فروغ کی خاطر دن رات ایک کریں۔ کیونکہ ہماری جان، جسم اور گھر بار کی سلامتی اسی ملک سے وابستہ ہے۔

(ح) ٹیپو سلطان، سلطان عبدالحمید ثانی، جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال عالمگیر اور آفاق گیر تصورِ ملت کے مبلغ تھے۔

## سوال 2: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب تحریر کریں؟

(الف) مضمون میں مصنف نے کن اہم نکات پر روشنی ڈالی ہے؟

(ب) پاکستان کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کے لئے کیوں ضروری تھا؟

(ج) ملت اسلامیہ کے اتحاد کے ضمن میں پاکستان کیا کردار ادا کرسکتا ہے؟

(د) بقول مصنف ہم کیوں کر اعلائے کلمۃ اللہ کرسکیں گے؟

(ہ) ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

یہ کس شاعر کا شعر ہے۔ اس مضمون کے تناظر میں شعر کا مفہوم واضح کریں۔

## جواب:

(الف) مضمون میں مصنف نے اس اہم نکتے کو اُجاگر کیا ہے۔ کہ اسلام کا عالمگیر اور آفاق گیر تصور ملت وطن اور وطنیت کا مخالف نہیں۔ اقبال نے عالمگیر تصور ملت کا مبلغ ہوتے ہوئے بھی ہندوستان میں ایک آزاد اور خود مختار وطن کی ضرورت کو محسوس کیا۔ کیونکہ زمین کے ایک محدود ٹکڑے پر متصرف ہو کر ہی اپنے خیالات اور نظریات کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔

(ب) پاکستان کا قیام مسلمانان ہند کیلئے اس لئے ضروری تھا۔ کہ انگریز کے چلے جانے کے بعد ہندو اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ہندوستان کے حکمران بن جاتے۔ اور مسلمان ہمیشہ محکوم رہتے۔

(ج) ملت اسلامیہ کے اتحاد کے ضمن میں پاکستان اہم کردار ادا کرسکتا ہے کیونکہ پاکستان کا محل وقوع ایسا ہے۔ جس سے وہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک کے ساتھ خشکی کے راستے جڑا ہوا ہے۔ وسط ایشیا

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM



کے مسلمان ملکوں اور عرب ممالک کے ساتھ پاکستان کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ مسلمان ممالک کے پاس وسائل کی کمی نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان وسائل کو کس طرح استعمال میں لایا جائے۔ اس سلسلے میں پاکستان اسلامی ممالک کی مدد کر سکتا ہے۔ پاکستان ایک ایٹمی ملک ہے۔ اگر اسلامی ممالک پاکستان کی قائدانہ کردار کو تسلیم کر لیں۔ تو اسلامی دنیا میں دنیا کی تیسری بڑی طاقت بن سکتی ہے۔

(د) بقول مصنف جب تک ہمارا ملک پاکستان قائم ہے۔ ہم اعلائے کلمۃ اللہ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی نظریات کی حفاظت اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک پہلے اپنے ملک کی حفاظت نہ کریں۔ اگر ملک کی سالمیت کو کوئی خطرہ لاحق ہوا۔ تو دین کی حفاظت بھی ناممکن ہوگی۔

(ہ) ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

یہ شعر شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کا ہے۔ فرماتے ہیں۔ میری تمنا ہے۔ کہ حرم کی حفاظت اور نگہبانی کیلئے تمام مسلمان ایک ہو جائیں۔ رنگ و نسل اور زبان کی تمیز مٹا کر یک جان ہو جائیں مصر سے لیکر چین تک اُن میں ہم آہنگی ہو۔ وہ ایک دوسرے کے درد کو محسوس کریں۔ اور ایک دوسرے پر فضیلت کا دعویٰ نہ کریں۔

**سوال 3: درج ذیل جملوں میں امدادی افعال کی نشاندھی کریں۔**

(الف) میں نے سلیم کو زمین پر پٹخ دیا۔

(ب) اسے اپنی بات واضح کرنے دو۔

(ج) اندھا اچانک گڑھے میں گر پڑا۔

(د) جاگ اُٹھا ہے سارا وطن ساتھیو!

(ہ) جو میں نے سنا ہے۔ وہ مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔

**جواب: امدادی افعال:**

(الف) دیا (ب) دو (ج) پڑا (د) اُٹھا (ہ) سکتا

**سوال 4: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔**

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

وطنیت ، مفکرِ اسلام ، متصرف ، تصورِ ملت ، تحفظ ، برِ عظیم

**جواب:**

وَطَنِیَّت،مُفکِرِ اِسلَام،مُتَصَرِّف،تَصَوِرِّ مِلَّت،تَحَفُّظ،بَرِّعَظِیم

**سوال5:درج بالا رموز اوقاف کو مدنظر رکھتے ہوئے دو دو جملے تحریر کریں؟**

قوسین ( )    خط (-)

**قوسین ( ):** (ا) مثال (حارث کا بھائی) سکول جا چکا ہے۔

(۲) میرا دوست شاہد (جو ایم۔اے کا طالب علم تھا) کل وفات پا گیا۔

**خط (-):** (ا) الماس-اور اس کے تمام دوست-لاہور چلے گئے۔

(۲) جمال-اور میں آپ کے پاس آئیں گے۔

☆......☆......☆

## سبق ''شہرت عام اور بقائے دوام کا دربار''

(مولانا محمد حسین آزاد)

**مشکل الفاظ اور معانی:**

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| عالی وقار | معزز | زیرک | عقلمند | دوام | ہمیشہ |
| جلوہ گر | تشریف فرما | ناموران | مشہور لوگ | وسیع الفضا | لمبا چوڑا |
| دل فزائی | دلکشی | محاسب | حساب کرنے والا | قلعہ کوہ | پہاڑی قلعہ |

www.perfect24u.com